Journal of Religion & Society (JR&S)
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296 Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

The Impact of Online Islamophobia on the Religious and Social Identity of Muslim Youth in the Digital Age: An Analytical Study

ڈیجیٹل دور میں آن لائن اسلاموفوبیا کے مسلم نوجوانوں کی مذہبی وسماجی شناخت پر اثرات: ایک تجزیاتی مطالعہ

Atta Ullah
PhD Scholar in Islamic Studies at Shaheed BB University Sheringal Dir Upper
attaullahdurrani34@gmail.com
Dr. Aftab Ahmad
Assistant Professor in Islamic Studies at Shaheed BB University Sheringal Dir Upper
dr.aftabahmad@sbbu.edu.pk

Abstract

The digital age has significantly expanded access to information through social media and online communication platforms. However, these platforms have also contributed to the spread of Islamophobia. Online Islamophobia, through hate speech, misinformation, discriminatory narratives, and negative propaganda, adversely affects the religious, social, and psychological identity of Muslim youth. This study aims to examine the impact of online Islamophobia on the identity of Muslim youth and to propose possible solutions in the light of Islamic teachings. A qualitative research approach has been adopted by analyzing the Qur'an, Hadith, classical Islamic literature, contemporary scholarly works, and recent academic studies. The findings indicate that online Islamophobia contributes to identity crisis, social isolation, psychological stress, and religious uncertainty among Muslim youth. The study concludes that Islamic teachings, educational awareness, responsible media practices, and interfaith dialogue can play a significant role in addressing this growing challenge.

Keywords: *Online Islamophobia, Muslim Youth, Religious Identity, Social Identity, Social Media, Digital Media*

مقدمہ:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو علم، فکر اور اظہارِ رائے کی نعمت سے نوازا ہے اور اسے حق وانصاف پر قائم رہنے کی تلقین فرمائی ہے۔ موجودہ ڈیجیٹل دور میں معلومات کی ترسیل، ابلاغ اور سماجی روابط کا بڑا حصہ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے ذریعے انجام پارہا ہے۔ اگرچہ یہ ذرائع علم، تحقیق اور بین الثقافتی روابط کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، لیکن انہی پلیٹ فارمز کو نفرت انگیز بیانیے، مذہبی تعصب، غلط معلومات اور اسلاموفوبیا کے فروغ کے لیے بھی استعمال کیا جارہا ہے۔ اس صورتِ حال نے خصوصاً مسلم نوجوانوں کی مذہبی، سماجی اور ثقافتی شناخت کو نئے چیلنجز سے دوچار کر دیا ہے۔

اسلاموفوبیا محض مسلمانوں کے خلاف انفرادی تعصب کا نام نہیں بلکہ ایک منظم سماجی، سیاسی اور ابلاغی رجحان ہے، جو مختلف ذرائع ابلاغ، بالخصوص سوشل میڈیا کے ذریعے وسیع پیمانے پر پھیلایا جارہا ہے۔ آن لائن پلیٹ فارمز پر اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں گمراہ کن معلومات، نفرت انگیز تبصرے، مذہبی مقدسات کی توہین اور امتیازی رویے نوجوان نسل کے افکار، رویوں اور شناخت پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں۔

اس کے نتیجے میں بعض نوجوان احساسِ کمتری، شناختی بحران، سماجی تنہائی اور نفسیاتی دباؤ کا شکار ہو جاتے ہیں، جبکہ بعض اپنی مذہبی شناخت کے اظہار میں ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں۔

دوسری جانب اسلام امن، عدل، رواداری اور انسانی احترام کا دین ہے۔ قرآن مجید اور سنتِ نبوی ﷺ تمام انسانوں کے ساتھ انصاف، حسنِ سلوک اور باہمی احترام کی تعلیم دیتے ہیں۔ اس لیے آن لائن اسلاموفوبیا کا مطالعہ صرف سماجی یا ابلاغی مسئلہ نہیں بلکہ ایک اہم دینی، فکری اور تہذیبی مسئلہ بھی ہے، جس کا علمی اور تحقیقی جائزہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسانیت کے لیے قرآن مجید کو آخری ہدایت کا ذریعہ بنایا ہے۔ یہ مقدس کتاب نہ صرف عقائد اور عبادات کی تعلیم دیتی ہے بلکہ معاشرتی انصاف، انسانی حقوق، بین المذاہب احترام اور ظلم کے خلاف مزاحمت کی بھی رہنمائی کرتی ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۡ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۗ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔[1]

یعنی "اے ایمان والو! اللہ کے لیے حق پر قائم رہنے والے بنو، عدل کے ساتھ گواہی دینے والے بنو۔ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو، یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ اور اللہ سے ڈرو۔ بے شک اللہ تمہارے اعمال سے خوب واقف ہے۔

اس آیت مبارکہ سے واضح ہے کہ اسلام میں عدل اور انصاف کی تعلیم اتنی اہم ہے کہ اسے کسی بھی قسم کے تعصب، دشمنی یا نفرت سے بالاتر رکھا گیا ہے۔ اسلاموفوبیا، جو مسلمانوں کے خلاف منظم تعصب، نفرت اور دشمنی پر مبنی ہے، اس اسلامی تعلیم کے بالکل برعکس ہے۔ یہ رجحان نہ صرف مسلمانوں کے حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکمِ عدل کی بھی کھلی خلاف ورزی ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ"[2]

"یعنی "جو شخص کسی معاہدہ شدہ شخص (غیر مسلم شہری) کو قتل کرے، وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا۔

اس حدیث مبارکہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اسلام میں غیر مسلموں کے ساتھ بھی انصاف اور امانت کا معاملہ کیا جائے۔ پھر مسلمانوں کے ساتھ تعصب اور نفرت کا رویہ کس قدر ناجائز اور گناہ ہے۔ اسلاموفوبیانہ صرف مسلمانوں کے خلاف ظلم ہے بلکہ اللہ اور رسول ﷺ کے احکام کی بھی کھلی خلاف ورزی ہے۔

[1] (سورۃ المائدہ:8)

[2] (صحیح بخاری، کتاب الدیات)

آج کے ڈیجیٹل دور میں اسلاموفوبیا نے نئی شکل اختیار کر لی ہے۔ سوشل میڈیا، الگورتھم، جعلی خبروں اور منظم پروپیگنڈا کے ذریعے یہ نفرت تیزی سے پھیل رہی ہے۔ مسلمان نوجوان، جو امت مسلمہ کا مستقبل ہیں، اس دباؤ کا سب سے زیادہ شکار ہیں۔ وہ اپنی شناخت کی تشکیل کے نازک مرحلے میں ہیں اور مسلسل منفی بیانیوں کا سامنا کر رہے ہیں۔ یہ صورتحال ان کی ذہنی صحت، تعلیم، سماجی انضمام اور مستقبل کو متاثر کر رہی ہے۔

اس تحقیق کا مقصد یہ ہے کہ آن لائن اسلاموفوبیا کے اس جدید چیلنج کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں سمجھا جائے اور اس کے خلاف عملی حکمت عملی پیش کی جائے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں مسلمانوں کو یہ سکھایا گیا ہے کہ وہ ظلم کے سامنے سر تسلیم خم نہ کریں بلکہ حکمت، صبر اور مثبت اقدام کے ذریعے اس کا مقابلہ کریں۔

"وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا"[3]

"یعنی" اور جو تمہیں سلام کہے اسے یہ نہ کہو کہ تم مومن نہیں ہو۔

اس آیت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اسلام میں شک کی بنیاد پر کسی کو مشکوک قرار دینا جائز نہیں۔ اسلاموفوبیا اسی شک اور تعصب پر مبنی ہے جو اللہ کے حکم کے خلاف ہے۔

اس تحقیق میں ان تمام پہلوؤں کو مد نظر رکھتے ہوئے آن لائن اسلاموفوبیا کے تاریخی، نفسیاتی، سماجی اور ڈیجیٹل پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ نوجوانوں کی مزاحمت، مسلم تنظیمیں، تعلیمی اداروں اور حکومتی سطح پر سفارشات بھی پیش کی گئی ہیں تاکہ یہ مسئلہ حل کیا جا سکے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ تحقیق امت مسلمہ کے نوجوانوں کی خدمت میں قبول ہو اور اس سے فائدہ اٹھانے والوں کو اللہ تعالیٰ جزا دے۔ آمین۔

عہدِ حاضر میں ڈیجیٹل ٹیکنالوجی نے انسانی زندگی کے ہر پہلو کو تبدیل کر دیا ہے۔ جہاں ایک طرف انٹرنیٹ نے علم، معلومات اور رابطوں کی دنیا کو کھول دیا ہے، وہیں دوسری طرف اس نے نفرت، تعصب اور تقسیم کی نئی اور خطرناک شکلوں کو بھی جنم دیا ہے۔ ان میں سب سے نمایاں آن لائن اسلاموفوبیا ہے، جو مغربی ممالک میں مسلمانوں کے خلاف ایک منظم اور مسلسل مہم کی صورت اختیار کر چکا ہے۔

موجودہ ڈیجیٹل دور میں اسلاموفوبیا محض ایک معاشرتی رویہ نہیں بلکہ ایک منظم نظریہ (Ideology) بن چکا ہے۔ سوشل میڈیا کے پھیلاؤ نے اسلام کے خلاف نفرت انگیز بیانیے کو نئی جلا بخشی ہے، جس کا سب سے زیادہ اثر مسلم نوجوانوں پر پڑ رہا ہے جو اپنی شناخت کی تشکیل (Identity Formation) کے نازک مرحلے سے گزر رہے ہیں۔ یہ تحقیق اس امر کا جائزہ لیتی ہے کہ کس طرح آن لائن تعصب نوجوانوں کے ذہنی و سماجی ڈھانچے کو متاثر کر رہا ہے۔[4]

[3] (سورۃ النساء:94)

[4] Elahi, H. (2023). Islamophobia and Muslim Youth Identity. Journal of Contemporary Islamic Studies,

1: اسلاموفوبیا کی تعریف(Definition of Islamophobia)

اسلاموفوبیا ایک ایسا سماجی، نفسیاتی اور سیاسی رجحان ہے جس میں اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں بلاوجہ خوف، نفرت، تعصب اور منفی سوچ پیدا کی جاتی ہے۔ سادہ الفاظ میں یہ اسلام سے غیر منطقی ڈر، مسلمانوں کو مشکوک سمجھنا، انہیں خطرناک قرار دینا اور ان کے بارے میں منفی تصورات پھیلانا ہے۔ یہ صرف ایک ذاتی احساس نہیں بلکہ ایک منظم اور سوچے سمجھے تعصب کی شکل ہے جو میڈیا، سیاست، معاشرتی ڈھانچوں اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے ذریعے پھیلایا جاتا ہے۔ نتیجتاً مسلمانوں کو معاشرے سے الگ تھلگ، غیر محفوظ اور دوسرے درجے کا شہری سمجھا جاتا ہے۔ یہ رجحان مسلمان نوجوانوں پر سب سے زیادہ اثر انداز ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنی مذہبی، سماجی اور ثقافتی شناخت بنانے کے نازک مرحلے سے گزر رہے ہوتے ہیں۔

پاکستانی دانشوروں نے اسے مسلمانوں کے خلاف ایک نئی قسم کی نسل پرستی قرار دیا ہے۔ ڈاکٹر انیس احمد نے اسلاموفوبیا کو ایک منظم اور سوچے سمجھے تعصب کے طور پر بیان کیا ہے جو مغربی معاشروں میں مسلمانوں کی مذہبی شناخت کو نشانہ بناتا ہے۔ ان کے مطابق یہ رجحان نہ صرف مسلمانوں کے خلاف نفرت پھیلاتا ہے بلکہ ان کی سماجی، تعلیمی اور نفسیاتی ترقی میں رکاوٹ بھی بنتا ہے۔ یہ تعصب مسلمانوں کو ایک homogeneous گروہ کے طور پر پیش کرتا ہے اور ان کے انفرادی کردار، کامیابیوں اور انسانی اقدار کو نظر انداز کر دیتا ہے۔

ڈاکٹر ظفر اقبال نے اسلاموفوبیا کو "اسلام کے بارے میں شدید خوف اور نفرت، جو مذہب، نظریہ اور سیاسی قوت کے طور پر اسلام کے خلاف تعصب، امتیازی سلوک اور دشمنی کا باعث بنتی ہے" کے طور پر تعریف کی ہے۔ ان کے مطابق یہ رجحان خاص طور پر 11 ستمبر 2001 کے بعد شدت اختیار کر گیا جب مغربی میڈیا اور سیاستدانوں نے اسلام کو دہشت گردی سے جوڑ کر پیش کیا۔ پاکستان میں بھی اس مسئلے پر متعدد مقامی محققین نے لکھا ہے کہ اسلاموفوبیا مسلمان نوجوانوں کی شناخت، ذہنی سکون اور سماجی انضمام کو شدید نقصان پہنچا رہا ہے۔

2: آنلائن اسلاموفوبیا کی اقسام(Types of Online Islamophobia)

آن لائن دنیا میں اسلاموفوبیا درج ذیل صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے:

2.1 صریح نفرت :(Explicit Hate Speech) براہ راست گالی گلوچ اور "Islam is cancer" جیسے نعرے۔

یہ سب سے واضح اور براہ راست قسم ہے۔ اس میں کھلے عام توہین آمیز زبان، دھمکیاں اور نفرت انگیز نعرے استعمال کیے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر مسلمانوں کو واپس بھیجو، "Islam is cancer"، مسلمان دہشت گرد ہیں" یا "Ban Islam from the West" جیسے نعرے عام ہیں۔ یہ قسم خاص طور پر فیس بک، X (سابقہ ٹوئٹر) اور ٹک ٹاک پر کثرت سے نظر آتی ہے۔ ڈاکٹر انیس احمد کے مطابق یہ صریح نفرت نوجوانوں میں شدید خوف اور عدم تحفظ کا احساس پیدا کرتی ہے صریح نفرت کی سب سے خطرناک بات یہ ہے کہ یہ نوجوانوں کے ذہن میں فوراً گہرا اثر چھوڑتی ہے اور ان کی خود اعتمادی کو فوری طور پر متاثر کرتی ہے۔[5]

[5] Ahmad, A. (2018). Islamophobia and the Muslim World: Challenges and Prospects. Islamabad: Institute of Policy Studies. (pp. 45-78).

نادم(2023) نے واضح کیا ہے کہ آن لائن نفرت انگیز مواد اور نسلی و مذہبی تعصب نوجوان مسلمانوں کی روزمرہ زندگی اور ذہنی کیفیت پر نمایاں اثر ڈالتا ہے۔ ان کی تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسلسل آن لائن نفرت کا سامنا نوجوانوں میں عدم تحفظ اور سماجی فاصلے کے احساس کو بڑھاتا ہے، جو ان کی مذہبی شناخت کو بھی متاثر کرتا ہے۔ [6]

2.2 خفیہ تعصب :(Implicit Bias) میمز (Memes) اور کارٹونز کے ذریعے مسلمانوں کو "پسماندہ" یا "دہشت گرد" بنا کر پیش کرنا۔ اس قسم میں مسلمانوں کو براہ راست گالی نہیں دی جاتی بلکہ انہیں مختلف منفی لیبلز سے نوازا جاتا ہے۔ مسلمانوں کو پسماندہ، ظالم، دہشت گرد، مہاجرین کا بوجھ یا غیر متمدن کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ یہ قسم memes ، مزاحیہ ویڈیوز، کارٹونز اور تصاویر کے ذریعے زیادہ تیزی سے پھیلتی ہے۔ ڈاکٹر ظفر اقبال نے لکھا ہے کہ یہ مخفی تعصب نوجوانوں کی ذہنی تصویر کو مسخ کر دیتا ہے اور انہیں معاشرے میں کمتر محسوس کراتا ہے [7]

2.3 الگور تھمک :(Amplification)

سوشل میڈیا کے پیچیدہ نظام نفرت انگیز مواد کو زیادہ فروغ دیتے ہیں۔ سوشل میڈیا کے الگورتھم نفرت انگیز مواد کو زیادہ لوگوں تک پہنچاتے ہیں کیونکہ یہ لائکس، شیئرز اور کمنٹس کی صورت میں زیادہ engagement پیدا کرتا ہے۔ ڈاکٹر انیس احمد نے واضح کیا ہے کہ الگورتھم کی یہ خصوصیت نفرت کو منظم طور پر پھیلانے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے [8] ۔ الگور تھمک amplification آن لائن نفرت انگیزی کی ایک ایسی قسم ہے جو بظاہر نظر نہیں آتی مگر اس کا اثر سب سے زیادہ گہرا اور خطرناک ہوتا ہے۔ یہ وہ عمل ہے جس میں سوشل میڈیا کا الگورتھم خودبخود نفرت انگیز مواد کو زیادہ لوگوں تک پہنچاتا ہے کیونکہ یہ مواد زیادہ لائکس، شیئرز، کمنٹس اور دیکھنے کا وقت حاصل کرتا ہے۔ ایک چھوٹی سی نفرت انگیز پوسٹ بھی الگورتھم کی مدد سے چند گھنٹوں میں ہزاروں نوجوانوں تک پہنچ جاتی ہے۔ نوجوان جو ابھی اپنی شناخت تشکیل دے رہے ہوتے ہیں، اس عمل کا شکار ہو کر مسلسل منفی مواد کے دائرے میں پھنس جاتے ہیں۔ [9]

2.4 پروپیگنڈا اور جعلی خبروں کی مہم:(Disinformation Campaigns)

پروپیگنڈا اور جعلی خبروں کی مہم آن لائن نفرت انگیزی کی سب سے منظم اور خطرناک قسم ہے۔ یہ قسم براہ راست گالیاں نہیں دیتی بلکہ سوچے سمجھے طریقے سے جعلی ویڈیوز، ترمیم شدہ تصاویر، سازشی تھیوریاں اور جعلی دستاویزات کے ذریعے مسلمانوں کو ایک منظم خطرہ کے طور پر پیش کرتی ہے۔ سب سے مشہور مثال "Great Replacement Theory" ہے جس میں یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ مسلمان مغربی ممالک پر قبضہ کر

[6] Making Sense of Hate: Young Muslims' Understandings of Online Racism in Norway. Journal of Ethnic and Migration Studies.

[7] Iqbal, Z. (2019). Islamophobia: History, Context and Deconstruction. Lahore: Sang-e-Meel Publications. (pp. 112-189).

[8] Ahmad, A. (2018). Islamophobia and the Muslim World: Challenges and Prospects. Islamabad: Institute of Policy Studies. (pp. 45-78).

[9] Qureshi, S. (2021). آن لائن نفرت اور نوجوان نسل. لاہور: اردو سائنس بورڈ پبلیکیشنز- (pp. 89-145).

رہے ہیں اور مقامی ثقافت کو ختم کر رہے ہیں۔ یہ مہم نوجوانوں کے ذہنوں میں گہرائی سے اتر جاتی ہے کیونکہ یہ بظاہر حقیقت کی شکل میں پیش کی جاتی ہے۔

اسلاموفوبیا کے فروغ میں پروپیگنڈا (Propaganda) اور جعلی خبروں (Fake News) کی مہم نہایت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ جدید ڈیجیٹل دور میں سوشل میڈیا اطلاعات کی ترسیل کا سب سے مؤثر ذریعہ بن چکا ہے، لیکن اسی سہولت کو بعض افراد، گروہوں اور تنظیموں کی جانب سے مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیز بیانیہ تشکیل دینے کے لیے بھی استعمال کیا جارہا ہے۔ جھوٹی خبریں، گمراہ کن معلومات، ترمیم شدہ تصاویر، سیاق و سباق سے ہٹائی گئی ویڈیوز اور من گھڑت واقعات کے ذریعے مسلمانوں کو بدنام کرنے اور اسلام کے بارے میں غلط تصورات پیدا کرنے کی منظم کوشش کی جاتی ہے۔

2.5 بصری اور ملٹی میڈیا نفرت: (Visual and Multimedia Hate)

بصری اور ملٹی میڈیا نفرت آن لائن اسلاموفوبیا کی ایک جدید اور انتہائی مؤثر قسم ہے۔ یہ قسم الفاظ کے بجائے تصاویر، ویڈیوز، memes، GIFs، animations اور AI جنریٹڈ مواد کے ذریعے مسلمانوں کو توہین آمیز انداز میں پیش کرتی ہے۔ بصری مواد کا اثر الفاظ سے کہیں زیادہ گہرا ہوتا ہے کیونکہ یہ ذہن میں فوراً اور دیرپا طور پر بیٹھ جاتا ہے۔ نوجوان جب یہ دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کو دہشت گرد، پسماندہ یا خطرناک کی شکل میں دکھایا جارہا ہے تو ان کے اندر شدید شرمندگی، غصہ اور بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔

یہ قسم ٹک ٹاک، انسٹاگرام، یوٹیوب شارٹس اور memes کی شکل میں سب سے زیادہ پھیلتی ہے۔ ایک سادہ سی meme یا مختصر ویڈیو ہزاروں نوجوانوں تک پہنچ جاتی ہے اور ان کے ذہن میں مسلمانوں کی منفی تصویر کو مستقل کر دیتی ہے۔ AI کی مدد سے اب جعلی ویڈیوز بنانا بھی بہت آسان ہو گیا ہے جس میں مسلمان لیڈروں یا عام مسلمانوں کو توہین آمیز انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہ مواد نوجوانوں پر سب سے زیادہ اثر انداز ہوتا ہے کیونکہ وہ زیادہ تر وقت انہی پلیٹ فارمز پر گزارتے ہیں۔

سوشل میڈیا پر اسلاموفوبیا کے اظہار کی ایک جدید اور انتہائی مؤثر شکل بصری اور ملٹی میڈیا نفرت (Visual and Multimedia Hate) ہے۔ اس سے مراد ایسی تصاویر، ویڈیوز، کارٹونز، میمز (Memes)، اینیمیشنز، گرافکس، آڈیو کلپس اور مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) سے تیار کردہ مواد کا استعمال ہے، جن کے ذریعے مسلمانوں اور اسلام کو منفی، توہین آمیز یا خوفناک انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔ چونکہ بصری مواد الفاظ کے مقابلے میں زیادہ تیزی سے انسانی ذہن پر اثر انداز ہوتا ہے، اس لیے اس قسم کا نفرت انگیز مواد بہت کم وقت میں وسیع پیمانے پر پھیل جاتا ہے اور عوامی رائے کو متاثر کرتا ہے۔

3. آن لائن اسلاموفوبیا نوجوانوں کی شخصیت پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے:

3.1 **نفسیاتی اثرات:** مسلسل منفی مواد دیکھنے سے نوجوانوں میں ذہنی دباؤ (Stress) اور اضطراب (Anxiety) پیدا ہوتا ہے۔ نفسیاتی اثرات آن لائن اسلاموفوبیا کے سب سے گہرے اور دیرپا نتائج میں سے ایک ہیں۔ جب نوجوان روزانہ سوشل میڈیا پر اپنے مذہب اور تہذیب کو

نشانہ بنتے دیکھتے ہیں تو ان کے اندر ایک مسلسل بے چینی، خوف اور تناؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ خوف عام نہیں ہوتا بلکہ ایک مستقل ذہنی دباؤ بن جاتا ہے جو انہیں ہر وقت گھیرے رکھتا ہے۔ وہ سکول جاتے وقت، دوستوں سے ملتے وقت یا حتیٰ کہ گھر میں بیٹھے ہوئے بھی یہ سوچتے رہتے ہیں کہ کہیں ان کی مذہبی علامت یا نام کی وجہ سے انہیں نشانہ نہ بنالیا جائے۔

یہ مسلسل تناؤ ان کی نیند کو خراب کر دیتا ہے۔ رات کو آنکھیں بند کرتے ہی منفی ویڈیوز یا تبصرے ذہن میں گھومنے لگتے ہیں۔ بھوک کم ہو جاتی ہے، چڑچڑاپن بڑھ جاتا ہے اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر غصہ آجاتا ہے۔ بہت سے نوجوان خود کو کمتر، ناکافی اور غیر محفوظ محسوس کرنے لگتے ہیں۔ وہ سوچنے لگتے ہیں کہ شاید ان کا وجود معاشرے کے لیے مسئلہ ہے۔ یہ احساس ان کی خود اعتمادی کو کھوکھلا کر دیتا ہے اور آہستہ آہستہ افسردگی کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔[10]

3.2 شناخت کا بحران (Identity Crisis) نوجوان خود کو "دوہری شناخت" کے بحران میں مبتلا پاتے ہیں، جہاں وہ اپنی مذہبی جڑوں اور مغربی معاشرے کے درمیان منقسم محسوس کرتے ہیں۔ شناختی بحران (Identity Crisis) سے مراد وہ ذہنی اور سماجی کیفیت ہے جس میں ایک فرد اپنی ذاتی، مذہبی، ثقافتی یا قومی شناخت کے بارے میں تذبذب، غیر یقینی اور الجھن کا شکار ہو جاتا ہے۔ موجودہ ڈیجیٹل دور میں آن لائن اسلاموفوبیا مسلمان نوجوانوں میں شناختی بحران پیدا کرنے والے اہم عوامل میں شمار ہوتا ہے۔ جب نوجوان مسلسل سوشل میڈیا پر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیز مواد، منفی اسٹیریو ٹائپس، جعلی خبریں اور توہین آمیز تبصرے دیکھتے ہیں تو ان کی مذہبی شناخت، خود اعتمادی اور سماجی وابستگی متاثر ہو سکتی ہے۔ فاروقی اور کوشک (2022) نے نوجوان مسلمانوں سے متعلق 2001 سے 2021 تک شائع ہونے والی 87 تحقیقی مطالعات کا تجزیہ کرتے ہوئے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ اسلاموفوبیا نوجوانوں کی مذہبی شناخت، تعلیمی ماحول، سماجی تعلقات اور نفسیاتی کیفیت پر نمایاں اثرات مرتب کرتا ہے۔ ان کے مطابق مغربی ممالک میں رہنے والے مسلم نوجوان اکثر مذہبی امتیاز، شناختی کشمکش اور سماجی اخراج جیسے مسائل کا سامنا کرتے ہیں، جس کے نتیجے میں ان کی شخصیت اور احساسِ وابستگی متاثر ہوتا ہے۔ موجودہ تحقیق بھی اس امر کی تائید کرتی ہے کہ آن لائن اسلاموفوبیا انہی منفی رجحانات کو مزید تقویت دیتا ہے اور مسلم نوجوانوں کی مذہبی و سماجی شناخت کے لیے ایک سنجیدہ چیلنج بن چکا ہے۔[11]

نوجوانی شخصیت کی تشکیل کا ایک حساس مرحلہ ہے، جس میں فرد اپنی اقدار، عقائد اور سماجی کردار کا تعین کرتا ہے۔ اگر اس مرحلے میں نوجوان کو اپنے مذہب یا شناخت کے خلاف مسلسل منفی پیغامات موصول ہوں تو وہ اپنی مذہبی وابستگی کے بارے میں شکوک و شبہات کا شکار ہو سکتا ہے۔ بعض نوجوان یہ محسوس کرنے لگتے ہیں کہ ان کی مذہبی شناخت معاشرے میں قبولیت کی راہ میں رکاوٹ بن رہی ہے، جس کے نتیجے میں وہ اپنی شناخت کو چھپانے یا اس کے اظہار سے گریز کرنے لگتے ہیں۔

آن لائن اسلاموفوبیا شناختی بحران کو اس لیے بھی گہرا کرتا ہے کہ سوشل میڈیا پر مسلمانوں کی ایک غیر متوازن اور منفی تصویر پیش کی جاتی ہے۔ جب نوجوان بار بار یہ دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کو دہشت گردی، انتہا پسندی، عدم برداشت یا پسماندگی سے جوڑا جا رہا ہے تو بعض اوقات وہ اپنے

[10] Dr. Muhammad Aslam (2021). اسلاموفوبیا: تاریخی اور نفسیاتی جائزہ. لاہور: القلم پبلشرز۔
[11] Farooqui, J. F., & Kaushik, A. (2022). Growing up as a Muslim youth in an age of Islamophobia: A systematic review of literature. Contemporary Islam, 16, 65–88

مذہب کے بارے میں دوسروں کے ردعمل سے خوف زدہ ہو جاتے ہیں۔ اس کیفیت میں وہ دو مختلف دنیاؤں کے درمیان خود کو تقسیم شدہ محسوس کرتے ہیں۔ ایک طرف ان کی مذہبی اور ثقافتی وابستگی ہوتی ہے، جبکہ دوسری طرف معاشرتی قبولیت حاصل کرنے کی خواہش۔[12]

3.3 اسٹیریوٹائپس کا اثر: (Impact of Stereotypes)

اسٹیریوٹائپس (Stereotypes) سے مراد کسی مخصوص مذہبی، نسلی، ثقافتی یا سماجی گروہ کے بارے میں عمومی، سادہ اور اکثر غیر حقیقی تصورات قائم کرنا ہے۔ آن لائن اسلاموفوبیا کے تناظر میں مسلمانوں کے بارے میں ایسے منفی اسٹیریوٹائپس مسلسل سوشل میڈیا، ڈیجیٹل پلیٹ فارمز، میمز، ویڈیوز، خبروں اور دیگر ذرائع سے پھیلائے جاتے ہیں جن میں انہیں دہشت گرد، انتہا پسند، غیر مہذب، خواتین کے حقوق کے مخالف یا مغربی معاشروں کے لیے خطرہ بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ اگرچہ یہ تصورات چند افراد یا مخصوص واقعات پر مبنی ہوتے ہیں، لیکن انہیں پوری مسلم برادری پر منطبق کر دیا جاتا ہے، جس سے اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں ایک مسخ شدہ تصور پیدا ہوتا ہے۔

اسٹیریوٹائپس کا سب سے پہلا اثر عوامی رائے (Public Opinion) پر پڑتا ہے۔ جب ایک ہی قسم کا منفی پیغام بار بار مختلف ذرائع سے دہرایا جاتا ہے تو بہت سے افراد اسے حقیقت سمجھنے لگتے ہیں۔ نتیجتاً مسلمانوں کے بارے میں خوف، بداعتمادی اور تعصب میں اضافہ ہوتا ہے۔ ایسے حالات میں لوگ کسی مسلمان فرد کو اس کے کردار، صلاحیت یا ذاتی رویے کی بنیاد پر پرکھنے کے بجائے پہلے سے موجود منفی تصورات کی بنیاد پر اس کے بارے میں رائے قائم کر لیتے ہیں۔[13]

3.4 سماجی تعلقات پر اثرات: (Impacts on Social Relations)

آن لائن اسلاموفوبیا کے نمایاں سماجی اثرات میں سے ایک مسلمانوں کے سماجی تعلقات پر اس کے منفی اثرات ہیں۔ سوشل میڈیا پر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیز بیانیے، جعلی خبریں، منفی اسٹیریوٹائپس اور ہراسانی پر مبنی مواد مختلف مذہبی اور سماجی گروہوں کے درمیان اعتماد، تعاون اور باہمی احترام کو کمزور کر دیتا ہے۔ چونکہ ڈیجیٹل میڈیا آج انسانی روابط اور سماجی تعامل کا ایک اہم ذریعہ بن چکا ہے، اس لیے آن لائن پیدا ہونے والے تعصبات حقیقی زندگی کے سماجی تعلقات کو بھی متاثر کرتے ہیں۔

جمال اور ان کے رفقاء (2023) کے مطابق مغربی معاشروں میں مسلمان نوجوان مسلسل سماجی نگرانی، تعصب اور اسلاموفوبیا کا سامنا کرتے ہیں، جس کے نتیجے میں ان کی مذہبی اور قومی شناخت کے درمیان کشمکش پیدا ہوتی ہے۔ تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلاموفوبیا نوجوانوں کے احساسِ وابستگی اور شناخت کی تشکیل پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔ موجودہ تحقیق بھی اسی رجحان کی تائید کرتی ہے۔[14]

---

[12] محمد خالد مسعود، اسلام اور عصر حاضر کے فکری مسائل (اسلام آباد: اسلامی تحقیقاتی ادارہ، 2012)، 112-

[13] Ahmed, A. (2018). Islamophobia and the Muslim World: Challenges and Prospects. Islamabad: Institute of Policy Studies

[14] Jamal, A., Baldwin, C., Ali, W., & Dhingra, S. (2023).

مسلمان نوجوان جب مسلسل نفرت انگیز تبصروں، توہین آمیز پوسٹس، میمز اور اسلام مخالف مہمات کا سامنا کرتے ہیں تو وہ اپنے ارد گرد کے معاشرے کے بارے میں عدم تحفظ اور بے اعتمادی محسوس کرنے لگتے ہیں۔ انہیں یہ خدشہ رہتا ہے کہ ان کی مذہبی شناخت کی وجہ سے ان کے ساتھ امتیازی سلوک کیا جاسکتا ہے یا انہیں منفی انداز میں دیکھا جائے گا۔ اس احساس کے نتیجے میں بعض نوجوان سماجی سرگرمیوں میں شرکت کم کر دیتے ہیں، نئے تعلقات قائم کرنے سے گریز کرتے ہیں یا اپنے خیالات کے اظہار میں احتیاط برتنے لگتے ہیں۔

اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ اسلاموفوبیا اور امتیازی سلوک نوجوان مسلمانوں میں ذہنی دباؤ اور افسردگی کے امکانات کو بڑھاتے ہیں، جبکہ مذہبی شناخت ان اثرات کے مقابلے میں ایک اہم حفاظتی کردار بھی ادا کرسکتی ہے۔ یہ نتائج موجودہ تحقیق میں بیان کردہ نفسیاتی اور مذہبی اثرات سے مطابقت رکھتے ہیں۔[15]

دوسری طرف، غیر مسلم افراد بھی اگر مسلسل اسلاموفوبیا پر مبنی مواد دیکھتے رہیں تو ان کے ذہنوں میں مسلمانوں کے بارے میں غلط تصورات پیدا ہوسکتے ہیں۔ وہ مسلمانوں سے میل جول، دوستی یا پیشہ ورانہ تعاون کے حوالے سے غیر ضروری خوف یا ہچکچاہٹ محسوس کرنے لگتے ہیں۔ اس طرح سماجی فاصلے (Social Distance) میں اضافہ ہوتا ہے اور مختلف مذہبی و ثقافتی گروہوں کے درمیان اعتماد کمزور پڑ جاتا ہے۔

3.5 تعلیمی اور کیریئر کے اثرات: (Educational and Career Impacts)

آن لائن اسلاموفوبیا نوجوانوں کی تعلیم اور مستقبل پر بھی بہت گہرا اثر ڈالتا ہے۔ مسلسل ذہنی تناؤ کی وجہ سے ان کی پڑھائی متاثر ہوتی ہے۔ توجہ کم ہو جاتی ہے، ہوم ورک میں دلچسپی ختم ہو جاتی ہے اور امتحانات میں کارکردگی گر جاتی ہے۔ کچھ نوجوان تو سکول، کالج یا یونیورسٹی جانے سے ہی گریز کرنے لگتے ہیں کیونکہ وہ وہاں بھی اپنے مذہب کی وجہ سے طعنے سننے یا نظروں میں آنے سے ڈرتے ہیں۔ کلاس روم میں جب کوئی اسلام یا مسلمانوں سے متعلق موضوع آتا ہے تو وہ شرمندگی یا خوف محسوس کرتے ہیں اور حصہ لینے سے گریز کرتے ہیں۔ 2023 کی اس تحقیق کے مطابق مذہبی امتیاز اور اسلاموفوبیا مسلم نوجوانوں کی خود اعتمادی، تعلیمی ماحول اور نفسیاتی کیفیت پر منفی اثرات مرتب کرتے ہیں۔ تاہم مضبوط مذہبی اور نسلی شناخت ان منفی اثرات کو کسی حد تک کم کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ یہ نتیجہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ مثبت مذہبی شناخت نوجوانوں کی ذہنی اور سماجی استقامت میں اہم کردار ادا کرتی ہے[16]

کیریئر کے انتخاب میں بھی یہ اثر واضح نظر آتا ہے۔ کچھ نوجوان اپنے مذہبی عقائد کی وجہ سے مخصوص شعبوں (جیسے سیاست، میڈیا، پبلک ریلیشنز یا سیکورٹی سے متعلق فیلڈز) میں جانے سے گریز کرتے ہیں کیونکہ وہ سوچتے ہیں کہ وہاں انہیں قبول نہیں کیا جائے گا یا ان کی مذہبی شناخت رکاوٹ بنے گی۔ اس سے ان کے مستقبل کے مواقع محدود ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنی صلاحیتوں کے باوجود خود کو پیچھے رہتا ہوا محسوس کرتے ہیں اور کامیابی کے خواب ادھورے رہ جاتے ہیں۔ لمبے عرصے میں یہ احساس ان کی پیشہ ورانہ ترقی اور خود اعتمادی دونوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔ تعلیمی اور کیریئر کے یہ

---

[15] The Association of Discrimination on Depressive Symptoms via Religious and National Identity among British Muslims. International Journal of Intercultural Relations.

[16] Ethno-religious Discrimination and Adjustment among Muslim Adolescents (2023) European Journal of Developmental Psychology.

اثرات نوجوانوں کی پیشہ ورانہ زندگی کو بھی متاثر کرتے ہیں۔ وہ انٹرویوز میں اعتماد سے بات نہیں کر پاتے، پروموشن کے لیے درخواست دینے میں ہچکچاتے ہیں اور اکثر خود کو پیچھے رہتا ہوا محسوس کرتے ہیں۔ کچھ نوجوان تو کام کی جگہ پر اپنی مذہبی شناخت چھپانے لگتے ہیں تاکہ قبول ہو سکیں۔ یہ عمل اندرونی طور پر بہت تکلیف دہ ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنی اصلی پہچان سے دور ہوتے جا رہے ہوتے ہیں۔

تعلیمی اور کیریئر کے یہ اثرات نوجوانوں کی مجموعی زندگی کو متاثر کرتے ہیں۔ وہ اپنی صلاحیتوں کے باوجود کامیابی سے دور رہتے ہیں اور مستقبل کے خواب ادھورے رہ جاتے ہیں۔ لمبے عرصے میں یہ احساس ان کی خود اعتمادی اور ذہنی صحت دونوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔ نوجوان جب روزانہ اس دباؤ کا شکار ہوتے ہیں تو ان کے اندر ایک گہری بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ سوچنے لگتے ہیں کہ کیا ان کی مذہبی شناخت ان کے لیے رکاوٹ بن جائے گی۔ یہ الجھن ان کی ذاتی ترقی اور پیشہ ورانہ کامیابی کو روک دیتی ہے۔

نتیجہ:

اس تحقیق سے واضح ہوتا ہے کہ ڈیجیٹل دور میں آن لائن اسلاموفوبیا محض ایک ابلاغی یا سماجی مسئلہ نہیں بلکہ ایک ہمہ جہت فکری، مذہبی اور تہذیبی چیلنج کی صورت اختیار کر چکا ہے، جس کے اثرات خصوصاً مسلم نوجوانوں کی مذہبی، سماجی اور نفسیاتی شناخت پر نمایاں طور پر مرتب ہو رہے ہیں۔ سوشل میڈیا اور دیگر ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں منفی بیانیہ، غلط معلومات، نفرت انگیز مواد اور امتیازی رویے نوجوانوں میں احساسِ محرومی، شناختی بحران، سماجی تنہائی اور ذہنی دباؤ کو جنم دیتے ہیں۔

تحقیق سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اسلامی تعلیمات امن، عدل، رواداری، باہمی احترام اور مثبت مکالمے کی بنیاد فراہم کرتی ہیں، جو اسلاموفوبیا کے مؤثر تدارک میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ اس مقصد کے لیے تعلیمی اداروں، مذہبی و سماجی تنظیموں، میڈیا، پالیسی ساز اداروں اور خود سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کو مشترکہ طور پر ذمہ داری ادا کرنا ہوگی تاکہ مسلم نوجوان اپنی دینی و سماجی شناخت کے ساتھ اعتماد اور اعتدال کے ساتھ مثبت کردار ادا کر سکیں۔ اس تحقیق سے توقع کی جاتی ہے کہ یہ موضوع پر آئندہ علمی تحقیقات کے لیے بھی ایک مفید بنیاد فراہم کرے گی۔

مصادر و مراجع

(1) القرآن کریم (ترجمہ: مولانا فتح محمد جالندھری). لاہور: تاج کمپنی۔

(2) البخاری، محمد بن اسماعیل (2000). صحیح البخاری. (ترجمہ: مولانا محمد داؤد رازی). لاہور: دار الکتب العربیہ۔

(3) مسلم بن الحجاج (2005). صحیح مسلم. (ترجمہ: مولانا محمد داؤد رازی). لاہور: دار الکتب العربیہ۔

(4) ڈاکٹر محمد اسلم (2021). اسلاموفوبیا: تاریخی اور نفسیاتی جائزہ لاہور القلم پبلشرز۔

(5) پروفیسر ڈاکٹر خالد محمود (2022). مغرب میں مسلمان نوجوانوں کی شناخت. اسلام آباد: نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہسٹریکل اینڈ کلچرل ریسرچ۔

(6)ڈاکٹر انیس احمد (2018). اسلاموفوبیا اور مسلمان نوجوان. اسلام آباد انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز۔

(7)ڈاکٹر خان، ایس اے (2022). ڈیجیٹل میڈیا اور اسلاموفوبیا. اسلام آباد: پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف سٹڈیز۔

(8)ڈاکٹر حمید الٰهی (2023). نوجوان نسل اور شناختی بحران. کراچی: عالمی اسلامی یونیورسٹی پریس۔

(9)قریشی ایس (2021). آن لائن نفرت اور نوجوان نسل. لاہور: اردو سائنس بورڈ پبلیکیشنز۔

(10)ڈاکٹر انیس احمد (2020). اسلام ہراسی کے نئے روپ. کراچی: عالمی اسلامی یونیورسٹی پریس۔

(11)Iqbal, Z. (2019). Islamophobia: History, Context and Deconstruction. Lahore: Sang-e-Meel Publications.

(12) Elahi, H. (2023). Islamophobia and Muslim Youth Identity. Journal of Contemporary Islamic Studies, 15(2), 78-95

(13) Awan, I. (2016). Cyber-Islamophobia: Social Media and Hate. Islamophobia Studies Journal.

(14) Pariser, E. (2011). The Filter Bubble: What the Internet Is Hiding from You. New York: Penguin Press.

(15) Briskman, L. (2020). Digital Hate and Islamophobia. Journal of Sociology.

(16) Cesari, J. (2009). Muslims in the West after 9/11. London: Routledge.

(17) Abbas, T. (2011). Islamophobia in the West. London: Routledge.

(18)Rejection identificastion or disidentificatiob?The Association of Discrimination on Depressive Symptoms via Religious and National Identity among British Muslims. International Journal of Intercultural Relations.
URL: https://doi.org/10.1016/j.ijintrel.2020.09.005
(19) Ethno-religious Discrimination and Adjustment among Muslim Adolescents (2023)
European Journal of Developmental Psychology.

URL: https://doi.org/10.1080/17405629.2023.2285071

(20)Jamal, A., Baldwin, C., Ali, W., & Dhingra, S. (2023).

URL: https://doi.org/10.1080/13602004.2023.2191909

(21) Farooqui, J. F., & Kaushik, A. (2022). Growing up as a Muslim youth in an age of Islamophobia: A systematic review of literature. Contemporary Islam, 16, 65–88. https://doi.org/10.1007/s11562-022-00482-w

(22)Nadim,M.(2023). Making Sense of Hate: Young Muslims' Understandings of Online Racism in Norway. Journal of Ethnic and Migration Studies.

https://doi.org/10.1080/1369183X.2023.2229522